26198 ـ نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کرنا صحیح نہیں

سوال

میں دوران سفر ایك بستی میں رکا اور بستی والوں کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی، اور نماز جمعہ کے بعد اٹھ کر عصر کی نماز ادا کرلی، یعنی میں نے جمعہ اور عصر کو جمع کیا، میرے ساتھ کچھ دوست تھے جنہوں نے مجھ پر اعتراض کیا اور کہنے لگے جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمعہ کرنا جائز نہیں، اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کے دوست کا کہنا صحیح ہے کہ نماز جمعہ کے ساتھ عصر جمع نہیں ہو سکتی، بلکہ شریعت میں نماز ظہر کو نماز عصر اور نماز مغرب کو نماز عشاء کے ساتھ جمع کرنا ثابت ہے.

اس بنا پر آپ جمعہ کے ساتھ جمع کردہ عصر کی نماز لوٹائیں، کیونکہ آپ نے نماز وقت سے قبل ادا کی تھی، اور وقت سے قبل نماز ادا کرنا باطل ہے صحیح نہیں.

اس مسئلہ میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

" جس حالت میں نماز ظہر کو عصر کے ساتھ جمع کرنا جائز ہے، اس حالت میں نماز جمعہ کے ساتھ عصر جمع کرنا جائز نہیں.

اگر کوئی مسافر کسی علاقے سے گزرے اور ان کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرے تو اس سے کے جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کرنی جائز نہیں.

اور اگر بارش ہو تو نمازیں جمع کرنا مباح ہیں ـ بارش کی بنا پر ظہر اور عصر کی نماز جمع کرنا جائز ہے ـ لیکن عصر کو جمعہ کے ساتھ جمع کرنا جائز نہیں.

اور اگر وہ مریض جس کے لیے نمازیں جمع کرنا جائز ہوں نماز جمعہ میں حاضر ہو تو نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کرنا جائز نہیں.

اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی ہے:

يقينا مؤمنوں كے ليے وقت مقررہ پر نماز كى ادائيگى فرض كى گئى ہے النساء (103).

يعنى: نماز وقت مقررہ كے ليے فرض ہے، اور اس اجمالى وقت ميں مندرجہ ذيل فرمان ميں بيان كيا ہے:

آفتاب كے ڈھلنے سے ليكر رات كى تاريكى تك نماز قائم كريں، اور فجر كا قرآن پڑھنا بھى، يقينا فجر كے وقت كا قرآن پڑھنا حاضر كيا گيا ہے الاسراء(78).

لہذا آفتاب كا ڈھلنا، سورج كا زوال ہے، اور رات كى تاريكى، رات كا اندھيرا چھا جانا ہے، اور يہ آدھى رات ہے، يہ وقت چار نمازوں كو مشتمل ہے، ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء، ان سب كو ايك ہى وقت ميں جمع كيا گيا ہے؛ كيونكہ ان كے اوقات ميں كوئى انفصال نہيں، اس ليے جب بھى ايك نماز كا وقت ختم ہوا اس كے بعد والى نماز كا وقت شروع ہو جائيگا، اور نماز فجر كے وقت ميں انفصال ہے، كيونكہ يہ نماز عشاء كے ساتھ نہيں ملتى اور نہ ہى نماز ظہر كے ساتھ متصل ہے.

سنت نبويہ ميں ان اوقات كى تفصيل مندرجہ ذيل حديث ميں كچھ اسطرح بيان ہوئى ہے:

عبد اللہ بن عمرو بن عاص اور جابر رضى اللہ تعالى عنہما وغيرہ بيان كرتے ہيں كہ:

" ظہر كى نماز كا وقت زوال آفتاب سے ليكر ہر چيز كا سايہ اس كى مثل ہونے تك ہے، اور نماز عصر كا وقت ہر چيز كا سايہ اس كى مثل ہونے سے ليكر غروب آفتاب تك ہے، ليكن سورج زرد ہو جانے كے بعد ضرورت كى بنا پر نماز ادا كرنے كا وقت ہے، اور نماز مغرب كا وقت غروب آفتاب سے ليكر سرخى غائب ہونے تك ہے، اور نماز عشاء كا وقت سرخى غائب ہونے سے ليكر آدھى رات تك ہے، اور نماز فجر كا وقت طلوع فجر سے ليكر طلوع آفتاب تك ہے.

كتاب اللہ اور سنت رسول صلى اللہ ميں نمازوں كے اوقات كى حدود يہ ہيں جو بيان ہوئى ہے.

لہذا جس نے بھى كتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ميں محدود كردہ وقت سے قبل نماز ادا كى وہ گنہگار ہے، اوراسكى نماز واپس كردى جائيگى كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور جو كوئى بھى اللہ تعالى كى حدود سے تجاوز كريگا وہى ظالم ہيں البقرۃ (229).

اور اس ليے بھى كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے بھى كوئى ايسا عمل كيا جس پر ہمارا حكم نہيں تو وہ عمل مردود ہے "

اور اسى طرح جس نے بغير كسى شرعى عذر كے وقت گزر جانے كے بعد نماز ادا كى وہ بھى مردود ہے.

لہذا جس شخص نے زوال آفتاب سے قبل ہی ظہر کی نماز ادا کر لی تو اس کی نماز باطل اور مردود ہے، اسے وہ نماز دوبارہ ادا کرنا ہو گی، اور جس شخص نے نماز عصر وقت ہر چیز کا سایہ ایك مثل ہونے سے قبل ادا کرلی اس کی نماز بھی باطل اور مردود ہے، اسے بھی نماز دوبارہ ادا کرنا ہو گی، لیکن اگر کوئی شرعی عذر ہے تو اسکے لیے جمع جائز ہے اور وہ اسے نماز ظہر کے ساتھ مقدم کرتے ہوئے جمع کر سکتا ہے.

اور جس شخص نے مغرب کی نماز غروب آفتاب سے قبل ادا کر لی تو اس کی نماز باطل اور مردود ہو گی، وہ نماز دوبارہ ادا کرے گا.

اور جس نے نماز عشاء سرخی غائب ہونے سے قبل ادا کی تو اس کی نماز بھی باطل اور مردود ہے، اسے وہ نماز دوبارہ ادا کرنی چاہئے، لیکن اگر کوئی شرعی عذر ہے جس کی بنا پر نمازیں جمع ہو سکتی ہیں تو وہ نماز عشاء کو مقدم کر کے مغرب کے ساتھ ادا کرسکتا ہے.

اور جس شخص نے نماز فجر طلوع فجر سے قبل ادا کی تو اس کی نماز باطل اور مردود ہے، اسے وہ نماز دوبارہ ادا کرنا ہو گی.

کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا یہی ہے.

اس بنا پر جس نے عصر کی نماز جمعہ کے ساتھ جمع کی اس نے وقت شروع ہونے سے قبل نماز ادا کی، جو کہ ہر چیز کا سایہ ایك مثل ہے، تو اس کی نماز باطل اور مردود ہے.

اگر کوئی قائل یہ کہے کہ:

کیا جمعہ کے ساتھ عصر کو جمع کرنے کے لیے ظہر کے ساتھ عصر کو جمع کرنے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

یہ کئی ایك وجوہات کی بنا پر جائز نہیں:

اول: یہ عبادات میں قیاس ہے.

دوم:

نماز جمعہ ایك مستقل اور منفرد نماز ہے، اس کے احکام ظہر کی نماز سے مختلف ہیں جن کی تعداد تقریبا بیس سے بھی زیادہ ہے، اس طرح کے فرق ہونے کی صورت میں دونوں نمازوں کو ایك دوسری کے ساتھ ملحق کرنے اور

ملانے میں مانع ہیں.

سوم:

یہ قیاس ظاہر سنت کے خلاف ہے، کیونکہ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث مروی ہے کہ:

" مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء بغیر کسی خوف اور بارش کے جمع کیں"

تو جب ان سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ امت حرج اور مشکل میں نہ پڑے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بارش ہوئی جس میں مشقت بھی تھی لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ اور عصر کو جمع نہیں کیا، جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ میں انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز منبر پر بارش کے لیے دعا فرمائی اور جب منبر سے نیچے اترے تو آپ کی داڑھی سے بارش کے قطرے ٹپك رہے تھے"

اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب بارش بہت زیادہ ہو اگر نماز جمعہ اور عصر جمع کرنی جائز ہوتی تو جمع کرتے، راوی کہتے ہیں:

" اور دوسرے جمعہ کے روز ایك شخص مسجد میں داخل ہوا اورکہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مال غرق ہو رہا ہے، اور گھر منہدم ہو رہے ہیں، اللہ تعالی سے بارش رکنے کی دعا فرمائیں "

اور اسطرح کی حالت یہ ضروری ہے کہ راستوں میں کیچڑ ہو جو جو عصر اور جمعہ جمع کرنے کو مباح کر دے، اور اگر کوئی قائل یہ کہے کہ: عصر کو جمعہ کے ساتھ جمع کرنے کی ممانعت کی دلیل کہاں ہیں ؟

تو اس کا جواب ہے کہ:

یہ سوال کیا ہی نہیں جا سکتا؛ کیونکہ عبادات میں اصل تو ممانعت ہے لیکن اگر کوئی دلیل پائی جائے، لہذا جو شخص ظاہری یا باطنی اعمال کے ساتھ عبادت کرنے سے منع کرے اس سے ممانعت کی دلیل نہیں مانگی جائیگی بلکہ دلیل تو اس سے طلب کی جائیگی جو اس کو عبادت سمجھ کر سرانجام دے رہا ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے ان لوگوں کو جو بلا شرع کے عبادت کرتے تھے ان کے متعلق یہ فرمایا ہے:

كيا ان كے ليے كوئى ايسے شريك ہيں جنہوں نے ان كے ليے ايسا دين مشروع كر ديا جس كى اللہ تعالى نے اجازت ہى نہيں دى الشورى (21).

اور ايك مقام پر اللہ تعالى كا فرمان ہے:

آج ميں نے تمہارے ليے تمہارے دين كو مكمل كر ديا ہے، اور تم پر اپنى نعمت كو پورا كر ديا ہے، اور تمہارے ليے اسلام كے دين ہونے پر راضى ہو گيا ہوں المآئدۃ (3).

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے بھى كوئى ايسا عمل كيا جس پر ہمارا حكم نہيں تو وہ عمل مردود ہے "

تو اس بنا پر: اگر كوئى قائل يہ كہتا ہے كہ: عصر كو جمعہ كے ساتھ جمع نہ كرنے كى دليل كيا ہے ؟

ہم اسے يہ كہينگے:

اس كے جائز كى دليل كيا ہے ؟

كيونكہ اصل تو يہ واجب ہے كہ نماز عصر كو اس كے وقت ميں ادا كيا جائے، اور جمع كرنے كے سبب كى موجودگى ميں اس اصل كى خلاف كرتے ہوئے نمازيں جمع ہونگى، اور اس كے علاوہ باقى ميں اپنے اصل پر ہى رہے گى وہ يہ كہ اسے وقت سے پہلے ادا كرنا ممنوع ہے.

اور اگر كوئى قائل يہ كہے: اچھا يہ بتائيں كہ اگر وہ نمازجمعہ كى ادائيگى ميں نماز ظہر كى نيت كر لے تا كہ نماز عصر جمع كر سكے تو كيا حكم ہو گا ؟

اس كا جواب يہ ہے كہ:

اگر تو شہر والوں كے امام يعنى شہر والوں نے جمعہ ميں نماز ظہر كى نيت كر لى تو اس كے باطل اورحرام ہونے ميں كوئى شك نہيں؛ كيونكہ ان پر جمعہ كى ادائيگى واجب ہے، اور اگر وہ اسے ترك كر كے نماز ظہر ادا كرتے ہں تو انہوں نے شرعى حكم كى مخالفت كى، تو اس طرح ان كا عمل باطل اور مردود ہو گا، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے بھى كوئى ايسا عمل كيا جس پر ہمارا حكم نہيں تو وہ عمل مردود ہے "

ليكن اگر نماز جمعہ ميں ظہر كى نيت كرنے والا شخص مسافر ہے تو اس نے جمعہ ادا كرنے والوں كے ساتھ اس

لیے ظہر کی نیت سے جمعہ ادا کیا کہ وہ نماز عصر کو اس کے ساتھ جمع کر لے تو یہ بھی صحیح نہیں.

کیونکہ جب وہ جمعہ میں حاضر ہو چکا ہے تو اس کے لیے نماز جمعہ ادا کرنا لازم ہے، اور جس پر نماز جمعہ لازم ہو اور وہ امام کے سلام ادا کرنے سے قبل ظہر کی نماز ادا کرے تو اس کی ظہر صحیح نہیں ہو گی، اور اگر بالفرض اسے صحیح بھی مان لیا جائے تو اس نے اپنے آپ کو بہت زیادہ اورعظیم اجر سے محروم رکھا ہے، جو کہ نماز جمعہ کا اجروثواب تھا.

یہ اور پھر " المنتھی " اور " الاقناع " کے مولفین جو کہ حنبلی علماء میں سے ہیں نے بیان کیا ہے کہ:

نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کرنا صحیح نہیں، انہوں نے یہ نماز جمعہ کے بیان کے ابتداء میں ہی اسے بیان کیا ہے.

میں یہ بحث اتنی لمبی ضرورت کی بنا پر کی ہے، اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ ہمیں صحیح راستہ پر چلائے، اور بندوں کو فائدہ اور نفع دے، یقینا اللہ تعالی بڑا سخی اور کرم والا ہے" اھـ

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (15 / 371 ـ 375).

واللہ اعلم .